ظالم کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔دیکھتے ہیں۔کہ وہ ہمیں کیا جواب دیتے ہیں۔

مثال

البقرہ آیت 35 پارہ 1

ااور جب ہم نے آدم سے کہا تھا۔کہ تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو۔اور جہاں سے جو جی چاہے۔جی بھر کے کھاؤ۔اور اس درخت کے قریب نہ جانا۔ورنہ ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہااللہ تعالیٰ نے آدم کو ہر قسم کی آزادی دے کر کہا۔کہ صرف اس درخت کے پاس نہ جانا۔ ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

خواتین وحضرات۔

آدم اور اس کی بیوی نہ صرف درخت کے قریب گئے۔بلکہ اُس کا پھل بھی کھالیا۔جس کے نتیجے میں ان کے کپڑے اُتر گئے۔تو وہ بہت پچھتائے۔اور اُنہوں نے اپنے جرم یعنی نافرمانی کا اعتراف کرلیا۔اور کہا۔

سورہ اعراف آیت 23 پارہ 8

اے ہمارے رب۔ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا۔اور ہم پر رحم نہ کیا۔تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ آدم اور اس کی بیوی نے نافرمانی کی غلطی کو تسلیم کرلیا۔اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کردیا۔قرآن پاک سے ثابت ہوا۔کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو ظلم کہتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔کہ آدم اور اس کی بیوی نے نہ صرف نافرمانی کی۔بلکہ حد سے بڑھ گئے۔کہ نہ صرف درخت کے پاس گئے۔بلکہ اس کا پھل بھی کھالیا۔جبکہ انہیں درخت کے پاس جانے سے منع کیا گیا تھا۔یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تھی۔یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو ظلم کہتے ہیں.

سورہ انبیاء آیت 48 تا 70 پارہ 17

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی روشنی دی تھی۔جو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت تھی۔جو لوگ اپنے رب کو بن دیکھے ڈرتے تھے۔اور وہ قیامت سے بھی ڈرتے تھے۔اور یہ نصیحت یعنی قرآن بڑا بابرکت ہے۔جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔اور ہم نے ابرہیمؑ کو ہدایت دی تھی۔اور ہم اس سے خوب واقف تھے۔اور جب اس نے اپنے باپ آذر سے کہا۔کہ یہ کیا بت ہیں۔جنکی پرستش کے لیے تم بیٹھے ہو۔اُس نے کہا۔کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی غلامی کرتے دیکھا ہے۔ابراہیمؑ نے کہا۔کہ بے شک تم اور تمھارے باپ دادا واضح گمراہی میں ہو۔وہ بولے۔کیا تم ہمارے پاس سچ لائے ہو۔یا کھیل واڑ کرنے والوں میں سے ہو۔ابرہیمؑ نے کہا۔بلکہ تمھارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔تو میں ان کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔پھر اُس نے ان کے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے۔سوائے بڑے بت کے۔تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔انہوں نے کہا کہ کس نے

ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ بیشک وہ بڑا ظالم ہے۔ وہ بولے۔ کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا ہے۔ جیسے ابراہیم کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ۔ تاکہ لوگ اس کی گواہی دیں۔ وہ بولے۔ اے ابراہیمؑ کیا یہ کام تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔ تو اسنے کہا بلکہ ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا۔ پھر اگر یہ بولتے ہیں۔ تو ان سے پوچھ لو۔ پھر انہوں نے آپس میں رجوع کیا۔ پھر کہنے لگے۔ کہ بیشک تم ہی ظالم ہو۔ پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا۔ کہ تم جانتے ہو۔ کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔

حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انکی غلامی کرتے ہو۔ جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں۔ اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔ افسوس ہے۔ تم پر ان کی جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اُنہوں نے کہا اسے آگ میں جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اگر تمھیں کچھ کرنا ہے۔ اور ہم نے کہا۔ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔ اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا۔ مگر ہم نے ان کو نقصان میں ڈال دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ بت پرست لوگ حضرت ابراہیم کو ظالم کہہ رہے ہیں۔ یعنی نافرمان۔ مگر اُن کے کہنے سے وہ ظالم نہیں بن جائیں گے بلکہ ظالم وہ ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ظالم کہیں گے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے رسول ہیں.

مثال

سورہ انعام آیات 52 پارہ 7

اور آپ ﷺ اُن لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجیے۔ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ نہ اُن کا کچھ حساب آپ ﷺ کے ذمہ ہے۔ اور نہ آپ ﷺ کا کچھ حساب اُن کے ذمہ ہے۔ اگر آپ ﷺ اُنہیں دور کردیں گے۔ تو ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے لوگوں کا کیا مرتبہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمارہے ہیں۔ کہ اگر تم نے ان لوگوں کو خود سے دور کیا۔ تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ یعنی اگر میری نافرمانی کی۔ تو تمھارا شمار نافرمانوں میں سے ہوگا۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ ظالم کا مطلب ہے۔ نافرمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔

خواتین وحضرات۔۔

ظلم وہ گناہ ہے۔ جو معاف نہیں ہوگا۔ اگر سرزد ہو جائے۔ تو توبہ کے ساتھ اگر اپنی اصلاح نہ کی۔ تو معاف نہیں ہوگا۔۔

مثال

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

پھر ہم اپنے رسولوں کو اور اسی طرح ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں۔ بچا لیتے ہیں۔ یہ ہمارے ذمے ہے۔ کہ ہم ایمان والوں کو بچا لیں گے۔

آپ ﷺ کہہ دو۔ اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کے بارے میں کسی شک میں ہو۔ تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ بلکہ میں تو اُس کی غلامی کرتا ہوں۔ جو تمھیں وفات دیتا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔ اور یہ کہ اپنا رخ یکسو کرکے سیدھا رکھوں۔ اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اُسے نہ پکار۔ جو نہ تجھے نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان دے سکتا ہے۔ پھر اگر آپ نے ایسا کیا تو بے شک آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔ تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔ تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ اور وہ اس کو پہنچاتا ہے۔ اپنے غلاموں میں سے جسے چاہتا ہے۔ اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔ پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس کی اطاعت کرتے رہو۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔ اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسولوں کی اور ایمان والوں کی ذمہ داری اُٹھا رہے ہیں۔ اور بتا رہے ہیں کہ اس طرح کے لوگوں کو بچانا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے۔

پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو وہ قیامت تک آنے والے لوگوں سے کرر ہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے بارے میں کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ بلکہ میں تو اُس کی غلامی کرتا ہوں۔ جو تمھیں وفات دیتا ہے۔ پھر رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا حکم سناتے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔ اور یہ کہ اپنا رخ یکسو کر کے سیدھا رکھوں۔ اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اُسے نہ پکار۔ جو نہ تجھے نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان دے سکتا ہے۔ پھر اگر آپ نے ایسا کیا تو بے شک آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا دین سمجھایا گیا ہے۔ ایک ایمان والے کا دین بتایا گیا ہے۔ کہ وہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔ جو موت دینے والا ہے ۔اس کے علاوہ کسی کی غلامی کرنے سے انسان مشرک ہو جاتا ہے۔ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو پکارا۔ تو وہ ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ اگر یہ کام سول ﷺ بھی کرتے ۔تو ان کا شمار بھی ظالموں میں ہو جانا تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جانا تھا۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ ظالم کا مطلب ہے۔ نافرمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔ پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس کی اطاعت کرتے رہو۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔ اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

مثال

- سورہ انبیاء آیات 87 تا 88 پارہ 17

اور مچھلی والا یونسؑ جب وہ غصے میں آ کر چلا گیا۔ اُس نے خیال کیا۔ کہ ہم اُس سے باز پرس نہیں کریں گے۔ آخر اُس نے اندھیروں میں پکارا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔تیری زات پاک ہے۔ بیشک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ پھر ہم نے اس کی دعا قبول کر لی۔ اور اسے غم سے نجات دی۔ اور اس طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔

خواتین و حضرات

یونسؑ نے اپنی غلطی کو مانا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اس تسبیح کی بدولت اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کو معاف کر دیا۔ اور مچھلی نے حضرت یونس کو خشکی پر اُگل دیا۔

آپ نے دیکھا کہ یونسؑ نے اپنی غلطی کو مانا۔ اور اس بات کی تسبیح کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کہ تیری زات پاک ہے۔ بیشک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ یعنی نافرمانوں میں سے ہوں۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ ظالم کا مطلب ہے۔ نافرمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔

- سورہ صافات آیات 139 تا 134 پارہ 23

اور بیشک یونسؑ رسولوں میں سے تھا۔ جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس گیا۔ پھر قرعہ اندازی گئی۔ تو وہ ہار گیا۔ پھر اس کو مچھلی نے نگل لیا۔ اور وہ پشیمان تھا۔ پھر اگر وہ االلہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا۔ تو وہ مچھلی کے پیٹ میں اُس دن تک رہ جاتا۔ جب لوگوں کو اُٹھایا جانا تھا۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ حضرت یونس نے اپنی نافرمانی کی معافی بار بار مانگی۔ اور اپنے ظلم کا اقرار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا۔ اور رسولوں میں رکھا۔ اور بلند درجات دیے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت والے دن مچھلی کے پیٹ سے نکلتے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ ظالم کا مطلب ہے۔ نافرمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک میں ظلم یعنی نافرمانی کا مطلب سمجھانے کے لیے رسولوں کے ان واقعات کا ذکر کیا۔ تا کہ ہم بھی قرآن پاک میں غور کریں۔ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے۔ کیا سخت ناپسندہ باتیں ہیں۔ جس کی نافرمانی کی صورت میں ہم بھی ظالم بن سکتے ہیں۔

آئیں قرآن میں غور کرتے ہیں۔ تا کہ اگر ہم سے یہ گناہ ہو چکا ہو تو ہم بھی للہ تعالیٰ سے تسبیح اور توبہ کے زریعے معافی مانگ لیں۔ اور آئندہ کے لیے اپنی اصلاح کر لیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا والے اور محبوب بن سکیں۔ اور جنت کے وارث بھی۔۔۔

قرآن پاک کا فیصلہ   قرآن پاک کا اعلان

سورہ البقرہ 254 پارہ3

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرو۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے۔کہ جس میں خرید اور فروخت نہ ہوگی۔اور نہ دوستی اور سفاش کام آئے گی۔اور کافر ہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ کافر اور ظالم دونوں کا مطلب نافرمان ہے۔اور قرآن پاک میں کافر فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کافر ہی ظالم ہیں۔کافر کا مطلب ہے فرقہ بنانے والے ۔یعنی فرقہ پرست ہی ظالم ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہے ۔کافر کی تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں۔ آئیں اب ذرا اس آیت میں غور کرتے ہیں۔

سورہ عنکبوت آیات 67 تا 68 پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے اور جب اُس کے پاس سچ آئے۔تو اسے جھٹلا دے۔کیا کافروں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔اور جو ہمارے لیے کوشش کریں گے۔تو ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ظالم وہ انسان ہے۔جو جھوٹ بناتا ہے۔اور جب قرآن پاک کا سچ اُس کے پاس آتا ہے۔تو اس کو جھٹلا دیتا ہے۔تو کیا ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کے کے لیے کوشش کریں گے۔تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات

جب آپ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھیں گے۔تو آپ دیکھیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ جب کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے بات کرتے ہیں۔تو انہیں ظالم بھی کہتے ہیں۔اسی طرح جب مشرکوں سے یعنی فرقہ پرستوں سے بات کرتے ہیں۔تو انہیں بھی ظالم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔اسیطر ح مرتد اور منافق کے لیے بھی ظالم کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔یعنی ظالم فرقہ پرستوں کا ہی نام ہے۔کافر اور ظالم دونوں کا مطلب اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ ظالم وہ انسان ہے۔جو کافر ہوتا ہے یعنی فرقہ پرست ہوتا ہے۔یعنی دونوں ایک جیسے انسان ہیں۔دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان جب ان کے پاس قرآن کا سچ آتا ہے۔۔تو اس کو جھٹلا دیتے ہیں۔زرا قرآن پاک خود کھولیں۔آپ کے سامنے خود ہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا۔قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے۔

میں حیران ہوں کہ لوگ قرآن پاک کی تشریح اس قدر غلط کرتے ہیں۔اور تفسیر اس قدر غلط بیان کرتے ہیں جو کسی طرح بھی ترجمے سے میچ نہیں ہوتی۔بلکہ قرآن پاک کی سراسر مخالفت ہوتی ہے ۔ان پر آج تک کوئی مقدمہ نہیں بنا اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر کٹی ہے۔میں گزرے ہوئے زمانے کے لیے تو کچھ نہیں کرسکتی مگر آنے والے زمانے کو دعوت دیتی ہوں تاکہ وہ خود قرآن پاک کھولیں اور ہماری آنے والی نسلیں معاشرتی اور نفسیاتی لحاظ سے ہدایت یافتہ ہو۔سیدھے استے پر ہو۔اور گمراہ نہ ہو۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا اور فرقے نہ بنانا۔اور سب کے سب قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا۔مگر فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر فرقے بنا لیے۔اور مسلم نہ بنے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن گئے۔یعنی کافر بن گئے ظالم بن گئے۔

قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔کہ میں نے قرآن پاک کو تفصیل کے ساتھ بنایا ہے۔مگر فرقہ پرست اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے۔جن کا قرآن پاک میں ذکر ہی نہیں۔جن میں روزانہ اضعافہ ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔اور جو بھی اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔وہ کافر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے یعنی کافر ہے۔ظالم ہے۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے۔اور دوزخی ہے۔اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ آیت 99 میں فرماتے ہیں۔

اور ہم نے آپ ﷺ پر واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں۔ اور نافرمانوں کے علاوہ کوئی اس کا انکار نہیں کرتا۔

مثال

سورہ البقرہ آیات 58 تا 59 پارہ 1

اور جب ہم نے کہا تھا۔ کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ۔ اور اس میں جہاں سے چاہو۔ خوب کھاؤ۔ اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور توبہ کہتے ہوئے جانا۔ ہم تمھاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ اور احسان کرنے والوں کو ہم اور زیادہ دیں گے۔ ان ظالموں نے کلمہ بدل ڈالا۔ جو انہیں بتایا گیا تھا۔ پھر ہم نے ظلم کرنے والوں کے لیے آسمان سے عذاب نازل کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے نافرمانی کی تھی۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدل دیا گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو بدل کر کرنے کو ظلم کہتے ہیں۔ اس طرح اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر دیا۔

خواتین و حضرات

آج قرآن پاک کھول کر دیکھیں۔ تو آپ کو ہر طرف تفسیر کی آڑ میں لوگوں کا ظلم نظر آئے گا۔ جو اُنہوں نے رسول ﷺ کے نام پر کیا ہے۔

۔ یہ ظلم لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں فرقوں کی خاطر کیا ہے۔ اپنے باپ دادا کے راستے کی خاطر کیا ہے۔ آخر قرآن پاک کے بعد باپ دادے کے راستے کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے ۔ جو اتنا ظلم مچایا گیا۔

اگر ہم لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کا مطلب غلط یا اُلٹ بتائیں گے۔ یا بدل کر بتائیں گے۔ تو یہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے مطابق ظلم ہوگا۔ اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سمیٹنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ ہم ظلم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔ مگر ہمارے نام نہاد مفسر حضرات کہتے ہیں۔ کہ آزر اُن کے چچا تھے۔ والد کا نام تارخ تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا کلمہ بدل رہے ہیں۔ یعنی بات بدل رہے ہیں۔ تو یہ ظلم ہے۔ قرآن کی نظر میں ظلم ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول کی نظر میں ظلم ہے۔ کیونکہ جب ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ موجود تھے۔ یا مفسر موجود تھے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ قیامت تک آنے والے ہر بچے کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ کہ اُس کا والد کون ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام حق یعنی سچ ہے۔ اور وہ سچ ہی کہتا ہے۔ اور رسول ﷺ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لائے ہیں۔ آئیں وہ جھوٹ دیکھتے ہیں۔ جو نام نہاد مفسروں نے تفسیر کی آڑ میں کیا ہے۔ یہ صرف دیگ کا ایک چاول ہے۔ باقی ساری دیگ بھی اسی طرح کے چاول پر مبنی ہے۔ وہ آپ خود قرآن کھولیں کیونکہ اگر میں اس موضوع پر آ گئی تو قرآن پاک کا کام متاثر ہوگا۔ زرا اس آیت کو دیکھیں کہ کس طرح مفسر حضرات نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا ۔

سورہ انعام آیت 74 پارہ 7

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا۔ کیا آپ بتوں کو معبود بناتے ہیں ۔ میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا کہ ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر ہے۔ آئیں ان آیات کو دیکھتے ہیں۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو نہ دیکھتی ہیں۔ نہ سنتی ہیں۔ اور نہ تمھارے کچھ کام آ سکتی ہیں۔ اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔ بے شک شیطان تو رحمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے

پاس نہیں آیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ کیسے اپنے والد کو باپ باپ کہہ کر پکار رہے ہیں۔نام نہاد مفسر کہتے ہیں۔یہ حضرت ابراہیمؑ کے چچا تھے۔کیا ایک سچا رسول اپنے چچا کو باپ باپ کہہ کر پکارے گا۔یہ فرقہ پرست اس لیے کہتے ہیں۔کہ انکے بڑے مفسر نے یہ بات کہی ہوئی ہے۔لہذا اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا گیا اور نام نہاد مفسر کی بات سچ سمجھ لی۔کیا ان کا خدا نام نہاد مفسر ہے۔ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی بات بدل کر کرنے والے کو ظالم یعنی نافرمان کہتے ہیں۔جیسے بستی کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدلا۔تو ان پر عذاب آ گیا۔ہم پر بھی ایسے ہی جھوٹے مفسروں کی وجہ سے عذاب آیا ہوا ہے۔اصل عذاب تو ان نام نہاد مفسروں پر قیامت والے دن آئے گا۔کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر خدا بنے ہوئے تھے۔اور ہم پر بھی آئے گا۔کہ کس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے میں اُن کی مدد کی۔اور اندھوں کی طرح قرآن پاک پڑھتے رہے۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں باپ اور بیٹے کے رشتے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔تا کہ نام نہاد مفسروں کا جھوٹ آپ پر ثابت ہو جائے۔

سورہ احزاب آیات 2 تا 5 پارہ 21

اور جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔اور آپ کا رب کافی وکیل ہے۔اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

ااور تمھاری ان بیویوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو۔تمھاری مائیں نہیں بنایا۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس وضاحت کے بعد میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔کہ فرقہ پرستوں کے اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کی میں کیا وجہ بیان کروں۔سوائے اس کے قرآن پاک کی ڈکشنری انہیں مشرک کہتی ہے۔کافر کہتی ہے۔مرتد کہتی ہے۔ظالم کہتی ہے منافق کہتی ہے۔اور گمراہ کہتی ہے۔اور جہنمی کہتی ہے۔اس کے لیے میں قرآن پاک سے ان مجرموں کو دکھانا چاہوں گی۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں رسول ﷺ کے مجرم کون ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے بھی سچ بولا اور ابرہیمؑ نے بھی سچ بولا۔اور رسول ﷺ نے یہ قرآن سنایا تو رسول ﷺ نے بھی سچ بتایا۔مگر فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اور ابرہیمؑ اور رسول ﷺ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا ثابت کیا ہے۔کیا انہوں نے نام نہاد مفسران کو اپنا رب سمجھ لیا ہے۔کیا قرآن پاک کو جھوٹا بیان کرنے والے یہ نام نہاد مفسران انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا لیے ہیں۔اس طرح فرقہ پرست شرک کرتے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین میں سے شرع مقرر کر دی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ اپنا حکم دینے والوں کو کس نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے زریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔ کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔ اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔ تو اب تک فیصلہ ہو جانا تھا۔ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں بے خبر ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ؐ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی ؐ کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔ جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کر دیتا۔

سورہ انعام آیات 115 تا 116 پارہ 8

اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔ کوئی اُسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔ اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔ تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔ یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے رسول ﷺ کی آواز سنی۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے لحاظ سے مکمل ہیں۔ کوئی اسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں۔ اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔ تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔ یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک کی باتوں کو تو رسول ﷺ بھی نہیں بدل سکتے۔

خواتین وحضرات۔

پھر یہ مفسر اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے والے کون ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے لوگوں کی اطاعت کی۔ تو یہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل دیں گے۔ کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کل کے فرقہ پرستوں نے کیا ہوا ہے۔

سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ 11

جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتیں ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔ اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ کہ مجھے قرآن میں تبدیلی میں کا کوئی حق نہیں۔ میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کر سکیں کہ پھر ہر فرقے کے نام نہاد مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول ﷺ کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑے

میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

سورہ نمل آیات 79 تا 85 پارہ 20

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔

اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا۔تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔یہاں تک کہ جب وہ آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔اور ایمان والے لوگوں کا ذکر ہے۔ایمان والے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جبکہ ظالم یعنی فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔اور قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔بلکہ قرآن پاک کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔وہی فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جب بات پوری ہونے کا وقت آ جائے گا یعنی جب قیامت آ جائیگی۔تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

آئیں قرآن پاک سے مختلف قسم کے ظالموں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 93 تا 94 پارہ 8

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔اور جس نے کہا۔کہ میں بھی اس جیسا کلام پیش کر سکتا ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور کاش آپ دیکھیں۔کہ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔نکالو اپنی جانیں۔آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔جو تم کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آ گئے۔جیسا کہ پہلی بار ہم نے تمھیں پیدا کیا تھا۔اور تمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔جنہیں تم خیال کرتے تھے۔کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔جو تم

خیال کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھا۔ پہلا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے۔ کہ اُس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ تیسرا کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرح کلام پیش کر سکتا ہے۔ یعنی قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرے۔ تو وہ ایسے ظالم ہیں۔ کہ اُن پر موت سے پہلے ہی تکالیف کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو مندرجہ زیل مثال سے واضح کرنا چاہتی ہوں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ ایسا خیال کریں کہ تین مرد ہیں۔ تینوں مردوں کے پاس ایک ایک کتاب ہے۔ پہلا اپنی کتاب پیش کرتا ہے۔ جس میں اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں یعنی وہ باتیں قرآن پاک میں موجود نہیں ہوتی۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لگاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ دوسرا مرد بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔ کہ یہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ اُس پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ تیسرا انسان کوئی فرقہ پرست ہے۔ وہ بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے۔ اُس پر اُس کے فرقے کی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ کہ یہ قرآن پاک کے برابر ہے۔ یہ تینوں ایک جیسے گناہ میں مبتلا ہیں۔ یہ تینوں ایک جیسے ظالم ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ کہ تمام انسان اور جن ملکر قرآن پاک کی طرح کلام نہیں بنا سکتے۔ اب جو لوگ اس طرح کی بات کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔ کہ ان کے پاس کوئی قرآن کی طرح کی چیز موجود ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ تینوں نے ایک جیسی چیزیں ایجاد کیں۔ جو قرآن پاک کے برابر سمجھیں گئیں۔ اب مرتے ہی ان کا حشر شروع ہونے والا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے۔ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو نظرانداز کر دیا ہے۔ اور قرآن پاک کی جگہ یا اسکے برابر اپنے فرقوں کو کر لیا ہے۔ یا قرآن پاک سے بھی بڑھا دیا ہے۔ نعوز باللہ میں نے خود ایک عالم کو یہ کہتے سُنا۔ کہ ہم بخاری شریف کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے فرقہ پرست نام نہاد عالم ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ ہر فرقے والے اپنی حدیثوں کو ٹھیک اور دوسروں کی حدیثوں کو ناقبل عمل سمجھتے ہیں۔ بلکہ کافر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تمام فرقہ پرستوں کے نام قرآن پاک میں پیغام موجود ہے۔ جو لوگ بھی حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ وہ ظالم ہیں۔ اور مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب شروع ہو جائیگا۔ ایسے فرقہ پرست کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔ قرآن کا فیصلہ کیسا ہوتا ہے۔ آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ ر رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام فرقہ والے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیں۔ ان لوگوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔ اور رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

سورہ فرقان آیت 129 پارہ 19

اور رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔

خواتین و حضرات۔

اگر آپ لوگ رسول ﷺ کو اپنے خلاف گواہ نہیں بنانا چاہتے تو اپنے باپ دادا کا راستہ چھوڑ کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔قرآن پاک کو پکڑ لیں۔تا کہ آپ رسول ﷺ کے مجرموں میں سے نہ ہوں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

خواتین و حضرات۔

ہمیں اپنے باپ دادا کا راستہ اس لیے چھوڑنا پڑے گا کہ یہ تمام فرقے نام نہاد مفسروں کی وجہ سے وجود میں آئے ہیں۔کیونکہ ہم ایک ظالم کی موت نہیں مرنا چاہتے۔ہر فرقہ اپنی اپنے مفسر کی بات قرآن پاک کے ساتھ ساتھ پیش کرتے ہیں۔یہ لوگوں نے کیا کام کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بھی قرآن کے ساتھ اپنی بات شامل کرنے سے روکا تھا۔

سورہ الحاقہ آیات 43 تا 48 پارہ 29

اور یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے زمہ لگاتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔اور بیشک یہ تو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔اور بلاشبہ یہ کافروں کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔اور بے شک یہ قرآن تو یقینی سچائی ہے۔پس آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیے۔جو بڑی عظمت والا ہے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو قرآن کے ساتھ اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہ تھی۔پھر ان فرقہ پرستوں کو کس نے اجازت دی۔کہ قرآن کیساتھ اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں کو برابر کیا جائے۔اور اُسے دین بنا لیا جائے۔اور فرقہ پرست خدا بن کر لوگوں کے بارے میں غلط ملط فتوے دیتے رہیں۔اور خود قرآن پاک کے سخت نافرمان ہوں۔اور قرآن کی الف ب سے ناواقف ہوں۔اور قیامت والے دن رسول ان کیخلاف گواہ ہوں گے۔یہ ہے فرقہ پرستوں کا اصل چہرہ۔۔۔

جنہوں نے اپنے فرقے کو قرآن سے بڑا اونچا کر دیا ہے۔اور قرآن پاک یعنی جو پیغام رسول ﷺ لائے تھے اُس کو بغیر سمجھے عربی میں رٹا جا رہا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا 75 پارہ 15

جو وحی ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔تا کہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔یقیناً قریب تھا۔کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین و حضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔تو ہمیں بھی وحی کے علاوہ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔تا کہ وہ معلوم کریں۔کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔اور جو ان کے پاس ہے۔ اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین و حضرات۔

تمام دنیا میں اس بات کے لیے جھگڑا ہوتا ہے۔ کہ درست دین کون سا ہے۔ یہ ایک غیب کا علم ہے۔ کہ درست دین کون سا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں میں سے جسے چاہتے ہیں ۔ یہ علم اُسے دیتے ہیں۔ یہ آیات اسی بارے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔ یعنی کسی پیغام پہنچانے والے کو غیب کا علم دیتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتے ہیں۔ تا کہ محافظ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔ جو وحی کا علم ہوتا ہے۔ اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔ جو رسولوں کے پاس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔۔

سورہ اعراف آیات 40 تا 42 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور نہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے۔ یہاں تک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزر جائے۔ اسی طرح مجرموں کو ہمارے ہاں بدلہ ملا کرتا ہے۔ ان کا بچھونا آگ کا ہوگا۔ اور اوپر سے اوڑھنا بھی آگ کا ہوگا۔ اور ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔ البتہ جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اور صالح عمل کیے اور ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی یہی صالح اعمال ہیں۔ ایسے انسان پر اللہ تعالیٰ اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ہیں۔ یہی لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ظالم یعنی فرقہ پرست جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے تکبر کرتے ہیں۔ ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہیں کھولے جائیں گے۔ ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے۔ جتنا سوئی کے ناکے میں سے اونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ ان کا بچھونا آگ کا ہوگا۔ اور اوپر سے اوڑھنا بھی آگ کا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں یہ وہ بدلہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ظالموں کو دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے قرآن پاک سے ایک ظالم کا انجام دیکھا۔ یعنی فرقہ پرست کا انجام دیکھا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے فرقہ پرستی میں مست ہیں۔ انہیں اگر قرآن پاک سے کسی بارے میں آیت دکھائی جائے۔ تو تکبر سے فرقے کی طرف داری کریں گے۔ اور اس طرح قرآنی آیات کو جھٹلا دیتے ہیں۔ یہ تکبر کرنے والے جنت میں اسطرح نہیں جا سکتے۔ جس طرح سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہیں گزر سکتا۔ یہ تکبر والے اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور ان کو سزا مل کر رہے گی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو جھٹلانے والے اور اپنے فرقوں کی اطاعت کرنیوالوں کے بارے دوٹوک فیصلہ سنا دیا۔

سورہ سجدہ آیت 22 پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جسے اس کے رب کی آیات کے زریعے نصیحت کی جائے۔ پھر وہ اُس سے منہ موڑ لے۔ ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جسے اس کے رب کی آیات کے

زریعے نصیحت کی جائے۔ پھر وہ اُس سے منہ موڑ لے۔ ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے ظالم یعنی سب سے بڑا نافرمان مجرم کہہ رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ پھیر لے۔ یعنی ایسے انسان کو پرواہ ہی نہیں۔ کہ وہ کس بیہودہ حرکت کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اس کی یہ حرکت اس کو اللہ تعالیٰ مجرم بنا رہی ہے۔ اور ایسے انسان سے اللہ تعالیٰ بدلہ لے کر رہے گا۔

سورہ شوریٰ۔ آیات 44 تا 48۔ پارہ 25

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی ولی نہیں ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے ڈرے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت والے دن خسارے میں ڈالا۔ سن لو بے شک ظالم ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہنے والے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں ہوگا جو ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے پھر اگر وہ منہ پھیر لیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ کے زمہ تو بس پیغام پہنچا دینا ہے اور بے شک جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو ان کے بداعمالیوں کی بدلے میں جو وہ اپنے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اس کے بدلے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر انسان کفر کرنے لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف خود کو ولی کہا اور آپ ﷺ کیلئے فرمایا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں بچانے والے نہیں ہیں آپ کا کام تو بس پیغام یعنی قرآن پہنچا دینا تھا۔ اور جہنم سے بچانے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

ان آیات میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات چیت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور آپ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے ڈرے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت والے دن خسارے میں ڈالا۔ سن لو بے شک ظالم ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہنے والے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں ہوگا جو ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے پھر اگر وہ منہ پھیر لیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ کے زمہ تو بس پیغام پہنچا دینا ہے

خواتین وحضرات۔

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو قبول ہی نہیں کیا۔ وہ اپنے فرقے والوں کو اپنا ولی سمجھتے ہیں۔ یعنی مددگار سمجھتے ہیں۔

اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے۔

سورہ کہف آیت 57 پارہ 15

اور اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔ اور وہ ان سے منہ پھیر لے۔ اور بھول جائے اس انجام کو۔ جس کا اہتمام خود اس کے ہاتھوں نے کیا ہے۔ ہم نے ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیے ہیں۔ جو انہیں قرآن کی بات سمجھنے نہیں دیتا۔ اور ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے۔ اور آپ ﷺ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں بھی تو کبھی ہدایت نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جسے اس کے رب

کی آیات کے زریعے نصیحت کی جائے۔ پھر وہ اُس سے منہ موڑ لے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے ظالم یعنی سب سے بڑا نافرمان مجرم کہہ رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ پھیر لے۔ یعنی ایسے انسان کو پرواہ ہی نہیں ۔ کہ وہ کس بیہودہ حرکت کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اس کی یہ حرکت اس کو اللہ تعالیٰ مجرم بنا رہی ہے۔ اور ایسے انسان سے اللہ تعالیٰ بدلہ لے کر رہے گا۔ اور بھول جائے اس انجام کو ۔ جس کا اہتمام خود اس کے ہاتھوں نے کیا ہے۔ ہم نے ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیے ہیں۔ جو انہیں قرآن کی بات سمجھنے نہیں دیتا۔ اور ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے۔ اور آپ ﷺ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں بھی تو کبھی ہدایت نہ پائیں گے

کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نصیحت بھری آیات سے منہ پھیر لیتے ہیں آپ ﷺ انہیں جتنا بھی ہدایت کی طرف بلائیں۔ تو کبھی وہ ہدایت نہیں پائیں گے۔ اس لیے کہ اُن کا رویہ گستاخانہ ہے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ اتنے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑنے کے بعد رسول ﷺ انہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔

خواتین وحضرات۔

یہ حال فرقہ پرستوں کا ہے۔ کہ قرآن سے منہ موڑا ہوا ہے۔ اندھوں کی طرح اسے پڑھ رہے ہیں۔ اگر انہوں یہی رویہ رکھا تو کبھی ہدایت نہیں پا سکیں گے۔ اور گمراہ رہ جائیں گے۔

ہم لوگوں نے رسول ﷺ سے امیدیں لگا رکھی ہیں۔ اور رسول کے لائے ہوئے پیغام کے ساتھ رویہ ظلم والا ہے۔ ہم اپنے ہاتھ سے کیا انجام تیار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی اور اس کے رسول سے دوستی کی چال چل رہے ہیں۔ یہ ہمارے فرقے والے ہمیں سکھاتے ہیں۔ ہم فرقہ پرستی کی آڑ میں خون خرابہ بھی کریں اور کبھی ایک اُمت نہ بن سکیں۔ یہ ہمیں کیا سکھایا جا رہا ہے۔ اور کیا انجام تیار کر رہے ہیں۔

سورہ انعام آیت 68 پارہ 7

اور جب آپ ﷺ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ تو ان سے منہ موڑ لیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔ اور اگر تجھے شیطان بھلا دے۔ تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جب آپ ﷺ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ تو ان سے منہ موڑ لیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔ اور اگر تجھے شیطان بھلا دے۔ تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو حکم دے رہیں ہیں۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کی کی آیات میں نکتہ چینی کرنے والے ہیں۔ ان سے منہ موڑ لو۔ اور انکے پاس بھی نہ بیٹھو۔

خواتین وحضرات۔

فرقے والے اللہ تعالیٰ کی آیات میں نکتہ چینیاں بھی کرتے ہیں۔ ایسے ظالم لوگوں نے رسول کے زریعے جنت میں جانے کے پلان بنا رکھے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے سخت نافرمان لوگوں سے رسول کو منہ موڑنے کا حکم ہے۔ اور پاس بیٹھنے کا حکم بھی نہیں۔

سورہ انفال آیات 52 تا55 پارہ10

ان لوگوں کا حال بھی فرعون کی قوم کی طرح ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح ہے۔ جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کی۔ تو اللہ تعالیٰ یقیناً بڑا طاقت ور سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اسنے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ ہرگز نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ قوم اپنے دلوں کو نہ بدل دیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ اور ان لوگوں کا حال فرعون کی قوم کی طرح ہے۔ کہ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔ بے شک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔ جنہوں نے نافرمانی کی۔ بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ظالم وہ سب نافرمان ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ چاہے وہ ہم ہوں یا فرعون کی قوم ہو۔ ہم سب ظالم ہیں۔ فرعون کی قوم ہیں۔ وہ بدترین جانور ہیں۔ جو کبھی ایمان نہیں لاتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں سمجھتے۔ اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

سورہ اعراف آیات 42 تا 45 پارہ 8

جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کرتے رہے اور ہم ہر انسان کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ تو یہی لوگ جنت والے ہیں۔ اور جنت والوں کے دلوں میں اگر کچھ کینہ ہوگا۔ تو ہم اسے نکال دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی۔ اور ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ بیشک ہمارے رب کے رسول سچ لے کر آئے تھے۔ اور انہیں پکارا جائے گا۔ کہ یہ جنت ہے تم اس جنت کے وارث ہو گے۔ اور یہ جنت ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ اور جنت والے دوزخیوں کو پکار کر پوچھیں گے ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پالیا ہے۔ جو ہمارے پروردگار نے ہم سے کیے تھے۔ کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔ تم نے انہیں بھی سچا پایا۔ وہ جواب دیں گے۔ ہاں۔ پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔ اور اس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور آخرت کے منکر تھے۔

اور دونوں کے درمیان ایک پردہ ہوگا۔ اور اعراف پر لوگ ہونگے۔ جو ہر ایک کو اس کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔ وہ اہلِ جنت کو آواز دیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ یہ ابھی جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے۔ اور وہ امیدوار ہوں گے۔ اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔ کہیں گے۔ کہ آج نہ تمہاری جاعت تمہارے کچھ کام آئی اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے یہ (اہل جنت) وہی لوگ ہیں۔ جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہوگے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ اور قرآن پاک کے مطابق عمل کیئے۔ تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ یہی لوگ جنت والے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کینہ نکال دیں گے۔ ان کی جنتوں کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ اور وہ کہیں گے ساری تعریف تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں جنت کی ہدایت دی۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ تو ہم کبھی بھی ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے۔ اس وقت اعلان ہوگا کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ جنت ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔ جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ پھر جنت والے ظالموں سے یعنی فرقہ پرستوں سے پوچھیں گے۔ کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔ تم نے انہیں بھی سچا پایا۔ وہ جواب دیں گے۔ ہاں۔ پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔ اور اس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور آخرت کے منکر تھے۔ فرقہ پرست آخرت سے اس طرح منکر ہیں۔ کہ انہوں نے جنت میں جانے کے ایسے ایسے طریقے لوگوں کو بتاتے ہیں۔ جن کا کہیں بھی قرآن پاک میں ذکر نہیں ہے۔ اس طرح جو کچھ قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کے منکر ہیں۔ ان آیات میں تیسری قسم بھی دکھائی گئی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جنت میں ابھی داخل نہیں ہوئے گے۔ وہ جنت کے امیدوار ہوں گے۔ اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔ کہیں گے۔ کہ آج نہ تمہاری جماعت تمہارے کچھ کام آئی اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے۔ بہشت والے وہی لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہوگے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اعراف والے جو جنت والوں اور جہنم والوں کو پہچانتے ہوں گے۔ یہ لوگ جنت والوں کو سلامتی کی دعا دیں گے۔ یہ لوگ جہنم والوں کو دیکھ کر کہیں گے۔اے ہمارے رب ہمیں ظالموں میں شامل نہ کرنا یعنی فرقہ پرستوں میں شامل نہ کرنا۔ یہ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے کہیں گے۔ کہ جن جماعتوں پر تم تکبر کرتے تھے۔آج تمھارے کچھ کام نہ آئی۔ان ایمان والوں کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے۔ کہ ان پر اللہ تعالیٰ اپنے رحمت نہیں کرے گا۔اس گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دیں گے اور ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

سورہ حج آیات 49 تا 57 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ اے لوگو۔ بلاشبہ میں تمھیں مبین سے خبر دار کرنے والا ہوں۔تو جو لوگ ایمان لے آئے۔اور انہوں نے نیک عمل کیے۔انکے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ پھر جو لوگ جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے پر زور لگاتے ہیں۔وہ دوزخی ہیں۔اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جو بھی رسول یا کوئی نبی بھیجا۔ جب وہ پڑھتا۔تو شیطان ان کے پڑھنے میں وسوسہ ڈال دیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسے کو مٹا دیتا ہے۔اور اپنی آیات کو مضبوط کر دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔تا کہ جو وسوسے شیطان ڈالتا ہے۔ان لوگوں کے لیے آزمائش بنا دے۔جن کے دلوں میں مرض ہے۔اور جن کے دل سخت ہیں۔اور بلاشبہ ظالم لوگ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

جن لوگوں کو علم ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔ کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے۔وہ اس قرآن پر ایمان لے آئیں۔اور اُن کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔وہ قرآن کے معاملے میں شک میں پڑیں رہے گے۔ یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آجائے۔ یا منحوس دن کا عذاب آجائے حکومت اُس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور اُنہوں نے نیک عمل کیے۔ وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ اُنکے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ایک ایمان والے اور دوسرے ظالم۔ پہلی قسم کے لوگ ایمان والے ہیں۔یعنی قرآن کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی آیات کے ذریعے مضبوط رکھتا ہے۔ اور ظالم لوگ یعنی فرقہ پرست لوگ شیطان کے وسوسے میں گھیرے رہتے ہیں۔ شک میں پڑے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے۔اس دن اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والوں اور ماننے والوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ ماننے والوں کے گناہ معاف کر کے عزت کی روزی سے نوازہ جائے گا۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو کمزور ثابت کرنے والوں یعنی نیچا دکھانے والوں کو جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان والے انسان کو اپنی آیات کے ذریعے مضبوط رکھتا ہے۔ ظالم یعنی فرقہ پرستوں لوگوں کے دل قرآن پاک کی طرف سے وسوسے اور شک میں گھیرے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے۔اس دن ایمان والے لوگوں کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور قرآن پاک کی طرف سے شک میں رہنے والے لوگوں کو ذلیل کرنے والے عذاب میں بتلا رکھا جائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔اور اسے نیچا دکھاتے تھے۔ یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اور ظالم بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔

سورہ حج آیات 71 تا 72 پارہ 17

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی غلامی کرتے ہیں۔جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ان ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری دیکھتے ہیں۔ کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔ جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔آپ ﷺ کہ دیجیے۔ کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اور ظالم بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جارہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ

کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آجاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔آگ کا۔قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے۔کہ حدیثوں کی مدد سے قرآن پاک سیکھو۔یا اپنے اپنے فرقے کے مطابق سیکھو۔یا آیات کی تاریخ میں بیٹھ کر غور کرو۔اور فرقے بناتے پھرو۔

سورہ انعام آیات 20 تا 21 پارہ 21

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے۔وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں۔جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر جن لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اسے سب سے بڑا ظالم کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یعنی اللہ نے تو وہ بات نہ کہی ہو اور لوگ اس کی آیات کو جھٹلا دیں۔اور قرآن پاک کے لیے باہر سے حوالہ دیں ایسے لوگ قرآن پاک کو اپنے بیٹوں کیطرح پہچانتے ہیں۔مگر جن لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

سورہ ہود۔آیات 18 تا 24۔پارہ نمبر 12

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا خبردار رہو کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہے ان کو دوگنا عذاب ہوگا نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے ان سے گم ہو گئے بے شک وہ آخرت میں سب زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا ہو اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے تو کیا تم اس مثال میں غور نہیں کرتے پس کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ظالم ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔جو اندھے اور بہرے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔یعنی ایمان والے ہیں

پہلی قسم کے اندھے اور بہرے لوگوں کو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بناتے رہتے تھے ان کے خلاف رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانے کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست آخرت سے اس طرح انکار کرنے والے ہیں یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طریقے کو نہیں

مانتے بلکہ اپنی طرف سے آخرت کے بارے میں جھوٹ بنا رکھے ہیں کہ یہ سفارش کرے گا قیامت کے دن وہ سفارش کرے گا یہ بات سفارش کرے گی وہ بات سفارش کرے گی قرآن سے تصدیق کیے بغیر اندھوں اور بہروں کی طرح ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں یہ لوگ نہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا ان کو ڈبل عذاب دیا جائے گا۔

وہ قرآن پاک سے اندھے اور بہرے بنے رہے۔ان لوگوں کے خلاف رسول ﷺ بھی گواہی دیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ کہیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بنایا کیا آپ جو باتیں سنتے ہیں وہی آگے دوسروں تک نہیں پہنچا دیتے اگلے بندے کو علم تو آپ کی وجہ سے ملا کیا آپ نے قرآن پاک سے اس کی تصدیق کی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور آخرت میں یہ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ان کو ڈبل عذاب اس لئے دیا جائے گا ایک تو یہ جھوٹی کہانیاں بناتے تھے دوسرا لوگوں کو قرآن پاک سے اس طرح روکتے تھے کہ اس میں پیچیدگیاں بیان کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ دکھاتا ہے جو دیکھنے والے ہیں اور سننے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کئے ان کو اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کہا اور اللہ تعالیٰ کے آگے یعنی قرآن پاک کے آگے عاجز رہے یعنی جھکے رہے۔ یہ لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ نے دو گروہ دکھا دیے دونوں کا حشر بھی کیا ہونے والا ہے وہ بھی دکھا دیا ایک گروہ جو فرقہ پرستوں کا ہے اندھوں اور بہروں کا گروہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور اس میں عیب تلاش کرنے اور ٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق کہانیاں بناتے ہیں دوسرا گروہ دیکھنے اور سننے والا یعنی ایمان والا یعنی قرآن پاک کی اطاعت والا اور ان کے اعمال ہی صالح اعمال ہیں وہ جنتی ہیں۔

سورہ اعراف۔آیت 35 تا 37۔ پارہ 8

اے آدم کی اولاد جب تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں جو میری آیات پڑھ کر سنائیں جو پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کریگا انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور وہ لوگ جو ہماری آیات کو جھٹلائیں گے اور ان سے تکبر کریں گے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کے زمہ جھوٹ لگا دے۔ یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ ایسے لوگوں کو ان کا وہ حصہ تو ملے گا ہی جو ان کے مقدر میں ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے فرشتے آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے۔ وہ تمھارے کہاں ہیں۔ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ وہ ہم سے گم ہو گئے۔ اس طرح وہ خود اپنے خلاف گواہی دے دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ظالم ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ یعنی کافر ہیں۔ اور دوسرے لوگ وہ ہیں۔ جنہوں نے رسول ﷺ کے زریعے لائی ہوئی آیات سے اپنی اصلاح کی ہوگی اور پرہیزگار بنے ہوں گے۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائیں گے اور ان سے تکبر کریں گے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کے زمہ جھوٹ لگا دے۔ یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ ایسے لوگوں کو ان کا وہ حصہ تو ملے گا ہی جو ان کے مقدر میں ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے فرشتے آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے۔ وہ تمھارے کہاں ہیں۔ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ وہ ہم سے گم ہو گئے۔ اس طرح وہ خود اپنے خلاف گواہی دے دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

سورہ اعراف آیات 175 تا 178 پارہ نمبر 9

ن لوگوں کے سامنے اس شخص کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں لیکن وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہوگیا اور ہم چاہتے

توان آیات کے ذریعے سے بلندی عطا کر دیتے مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے اور اگر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں آپ علیہ ﷺ یہ قصے ان لوگوں کو سناتے رہا کریں شاید وہ کچھ غور و فکر کریں ایسے لوگوں کی مثال بہت ہی بری ہے جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے رہے اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!۔

اللہ تعالیٰ ایک ظالم یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست انسان کی مثال دے رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات چھوڑ کر دنیا کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ ان آیات کی اطاعت سے اسے بلندی حاصل ہو جاتی تھی۔ مگر اس نے دنیا والوں کی اطاعت کر لی۔ اور گمراہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے کتا کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ وہ دنیا کے پیچھے لگ گیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا تو اسکی حالت کتے کی مثل ہوگئی۔ کہ جس طرح کتا ہر حالت میں زبان لٹکا تا ہے۔ چاہے کوئی اس پر حملہ کرے یا نہ کرے۔ یہ مثال ہم سب لوگوں کی ہے۔ جو قرآن کو جھٹلا کر اپنے فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ اور دنیا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اور گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور ہماری حالت کتے کی طرح ہوگئی ہے۔ اور ساری دنیا ہمیں حیرت سے دیکھ رہی ہے۔ کہ کیا یہ اسلام ہے۔ مگر کوئی بھی نہیں جانتا۔ کہ قرآن پاک سمجھانے کی آڑ میں اپنے اپنے فرقوں کی اطاعت کروائی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی کوئی عزت ہی نہیں کرتا۔ انکو قرآن کی کوئی آیت دکھاؤ تو یہ اپنے فرقے کی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے میں اُٹھا لائیں گے۔ گویا یہ اللہ اور اپنے فرقے کا مقابلہ کرواتے ہیں۔ گویا دو خدا ہیں۔ انہوں نے اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن کی روشنی میں سمجھا ہی نہیں۔ انہوں نے رسول علیہ ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول ہی نہیں کیا۔ اس لیے ہم گمراہ ہو چکے ہیں۔ ہماری حالت کتے کی طرح ہے۔ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں پر توجہ نہیں دے رہے۔ اور ہمارے ہر فرقے نے اپنے مفسروں کو اور عالموں کو خدا بنا رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ رکھا ہے۔ ہم ظالم ہیں۔ اور نافرمان ہیں۔ گمراہ ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ ﷺ کے مطابق کتے ہیں۔ اور نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

سورہ نحل۔ آیات 84 تا 89۔ پارہ نمبر 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو آپ علیہ ﷺ پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کی زمہ داری ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نعمت یعنی قرآن پاک کو پہچانتے ہیں۔ پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔

جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے۔ پھر کافروں کو معذرت پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ظالم جب عذاب دیکھ لیں گے۔ تو اس کے بعد نہ انہیں امہلت دی جائے گی اور نہ عذاب کم کیا جائے گا

جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔ اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔ وہ انہیں بھول جائیں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ فرقہ پرستوں کو ہی ظالم کہا گیا ہے۔ جن لوگوں نے اپنے فرقوں کو معبود بنا رکھا ہے۔ اور مشرک بن چکے ہیں ان آیات میں اُن کا حال بیان کیا گیا ہے۔ جو قیامت والے دن ان کا ہونے والا ہے۔ جب ظالم عذاب دیکھ لیں گے۔ پھر ظالموں کو اس کے بعد نہ انہیں امہلت دی جائے گی اور نہ عذاب کم کیا جائے گا۔ مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔ اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔ وہ انہیں بھول جائیں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔

خواتین وحضرات!

جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکا ہوگا انہیں اس فساد کے بدلے عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم ہر امت میں گواہ کھڑا کر کے گواہی لیں گے۔ پھر کسی کو بے قصور ہونے کا اور توبہ استغفار کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا ظالم لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے جھک جائیں گے اور جو کہانیاں وہ بناتے تھے وہ سب بھول جائیں گے۔

مشرک کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں اور ظالم کسے کہتے ہیں۔ مشرک کسے کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

رسول ﷺ کی گواہی کے بعد سب لوگوں کو اپنے فرقے، مفسر۔ اور عالم بھول جائیں گے۔ اور قرآن پاک بہت یاد آئیگا۔ مگر پھر پچھتائے کیا ہو۔ جب چڑیاں اپنا کام کر جائیں-----------------------------

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ایک ظالم یعنی ایک نافرمان کو دکھایا گیا ہے۔ یعنی ایک فرقہ پرست کو دکھایا گیا ہے جو رسول ﷺ کے لائے پیغام سے منہ موڑ لیتا ہے۔ نعمت سے پھر جاتا ہے۔ اور نافرمان بن کر زندگی گزارتا ہے۔ اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکتا ہے۔ ایسے لوگوں کو عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔ اور قیامت والے دن آپ ﷺ گواہی دیں گے۔ کہ قرآن میں ہر بات کا واضح بیان موجود تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں کے لیے اس میں ہدایت، رحمت اور خوش خبری تھی۔

سورہ نحل۔ آیات 23 تا 32۔ پارہ نمبر 14

جو کچھ یہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھا بھی اُٹھائیں۔ جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

خبردار رہو۔ کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔ اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرادی۔ اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔

جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔ جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔ بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔ ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیزگاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن میں داخل ہونگے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔ اور وہ پرہیزگار جو پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں اور پرہیزگاروں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ فرقہ پرستوں سے جب قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا ہے۔ تو فرقہ پرست جواب دیتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھا بھی اُٹھائیں۔ جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

سنو۔ کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ بھی اسی طرح چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔ اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرادی۔ اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔

جب فرشتے ان کوموت دینے آتے ہیں۔ جو اپنے اوپر ظلم کرر ہے ہوتے ہیں تو پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ ہم کوئی برائی تو نہیں کرر ہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کرر ہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔ بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ لہذا وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ فرقہ پرست بہت برا بوجھ اُٹھار ہے ہیں۔ اور تمام فرقہ پرست اپنے فرقوں کے لیے جھگڑا کرتے ہیں۔ اس طرح شرک کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنا معبود اللہ تعالیٰ کے بجائے اپنے فرقوں کو بنا رکھا ہے۔

پھر فرشتے جب پرہیز گاروں سے پوچھتے ہیں۔ کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔ ایسے لوگ جنھوں نے احسان کیے۔ ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیز گاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن میں داخل ہونگے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔ اور وہ پرہیز گار جو پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کوموت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں ظالم اور پرہیز گار کی مکمل پہچان کروائی گئی ہے۔ ظالم یعنی نافرمان وہ ہے۔ جو قرآن پاک کے بارے میں تکبر کرتا ہے۔ کہ اس میں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ مثلاً ہر فرقے والے ہر آیت کو اپنے مفسر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جو مطلب وہ بتاتا ہے۔ اس کو مان لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات کو رد کر دیا جاتا ہے۔ یعنی جو مفسر ظاہر کرتا ہے۔ وہ ٹھیک ہے اور جو چھپاتے ہیں۔ وہ بھی ٹھیک ہے گویا کہ مفسر بڑا خدا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ چھوٹا خدا ہے۔ یہ شرک ہے۔ ایسے ظالموں کو مرتے ہی جہنم کا تحفہ مل جاتا ہے۔ ایسے مشرکوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا۔ کہ میرے شریک کہاں ہیں۔ نافرمانوں کے لیے قیامت ذلیل کر دینے والا دن ہے۔

پرہیز گار کا مطلب ہے۔ قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والا۔ ایسے لوگوں سے جب مرتے وقت فرشتے پوچھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا تھا۔ تو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بھلائی نازل کی تھی۔ ایسے لوگوں سے فرشتے کہیں گے۔ کہ تم پر سلامتی ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ایک پرہیز گار کو مرتے ہی جنت کا تحفہ مل جاتا ہے۔

سورۃ عنکبوت۔ آیات 45 تا 52۔ پارہ نمبر 21

اس کتاب کو پڑھتے رہیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے نماز یقیناً بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک تو سب سے بڑی چیز ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔ اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو اور صرف اُن میں سے اِن لوگوں سے جھگڑا کرو۔ جو ظالم ہیں اور کہو ہم تو اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ اور ہم اسی کے فرمابردار ہیں۔ ہم نے اس طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے اس پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں ہم نے کتاب دی تھی۔ (یعنی تورات والے) اور ان میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ہیں۔ (یعنی مکہ والے) اور ہماری آیات کا انکار تو صرف کافر ہی کرتے ہیں۔ اور اس سے پہلے آپ نہ تو کتاب پڑھ سکتے تھے۔ اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو جھٹلانے والے شک کرتے۔ بلکہ قرآن تو واضح دلیل والی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں۔ جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف مبین سے خبردار کرنے والا ہوں۔ معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے۔ کہ ہم نے ان پر کتاب نازل کی ہے جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ کی اطاعت کرتے اور اللہ کا کفر کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ قرآن کی آیات تو واضح دلائل والی آیات ہیں۔ جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔ اور ہماری آیات سے کافر لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جس دل میں قرآن پاک کا علم ہے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے سینوں میں قرآن پاک کا علم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کیا لوگوں کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ اس مین ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے

اوراس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی اور نبی کریمؐ کی گواہی دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی اور رسولؐ کی گواہی کو مانتے ہیں یا اس کے خلاف چل رہے ہیں قرآن پاک کو کافی نہیں سمجھتے اور فرقوں کی اطاعت اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

سورہ النحل آیات 33 تا 35 پارہ 14

کیا وہ صرف اس کا انتظار کررہے ہیں۔ کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے رب کا حکم آجائے۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا۔ بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کررہے تھے۔ پس جو برائیاں وہ کرتے رہے۔ ان کی ان کو سزا ملی۔ اور ان پر وہ آپڑا جس کا وہ مذاق وۃ اُڑایا کرتے تھے۔ اور کہنے لگے۔ جن لوگوں نے شرک کیا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو نہ ہم اس کے سوا کسی کی غلامی کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔ اور نہ ہم اس کے حکم کے سوا کوئی چیز حرام ٹھہراتے۔ ایسا ہی ان لوگوں نے کیا۔ جو ان سے پہلے تھے۔ پس کیا رسولوں کے ذمے واضح پیغام پہنچا دینے کے سوا کچھ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو لوگ دکھا رہے ہیں جو ظالم ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہیں ہیں۔ کہ رسولوں پر صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ اس کے بعد لوگ اللہ کے پیغام میں دوسروں کو شریک کرلیتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔ یہ وہی کررہے ہیں۔ جو ان کے باپ دادا نے کیا۔

خواتین وحضرات۔

جو اُن لوگوں نے کیا۔ وہی ہم لوگ بھی کررہے ہیں۔ ہم قرآن پاک سمجھے بغیر فرقوں کی اطاعت کرتے رہے۔ تو ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 81 تا 82 پارہ نمبر 16

اور کہہ دیجیے۔ کہ سچ آگیا۔ اور جھوٹ مٹ گیا۔ اور جھوٹ تو مٹنے ہی والا ہے۔ ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے۔ مگر ظالموں کے خسارے میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ سچ یعنی قرآن آگیا اور جھوٹ مٹ گیا۔ اور جھوٹ تو مٹنے ہی والا ہے۔ اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ ایمان والوں یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتا اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ ایسے انسان کے لیے تو قرآن میں شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

سورہ دھر آیات 29 تا 31 پارہ 29

بیشک یہ قرآن پاک تو ایک نصیحت ہے۔ پھر جو کوئی چاہے۔ اپنے رب کا راستہ اختیار کرلے۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ جنہوں نے قرآن پاک کو اپنے رب کا راستہ سمجھا ہوگا۔ اور اس نصیحت کو مضبوطی سے پکڑا ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آجاتا ہے۔۔ اور ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے لیے دردناک عذاب میں ہونگے۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیت 45 تا 48 پارہ 15

اور جب آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایک چھپا ہوا پردہ حائل کردیتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے کہ وہ اس قرآں پاک کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہرہ پن (بوجھ) ہے اور جب آپ قرآن میں اپنے اکیلئے رب کا ذکر کرتے

ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ کس بات کیلئے کان لگاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں جو وہ سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھیے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں اب وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں آپ ﷺ کے زمانے کے ظالم یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ نے ان لوگوں کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے یعنی جو قرآن پاک کے مطابق آخرت کو نہیں مانتے لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کے کان بھی بند کر دیتے ہیں۔

ان لوگوں نے چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا بھی بہت مددگار سمجھ رکھے تھے۔اس لئے جب آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا صرف اکیلئے ذکر کرتے ہیں تو ایسے لوگ نفرت سے پیٹھ پھیر کر جاگ جاتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا سننے کیلئے کان لگاتے ہیں اور سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کی اطاعت کر رہے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھیے کہ آپ ﷺ کے لئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں یعنی یہ لوگ ایسا اپنا راستہ بھول چکے ہیں کہ اب وہ راستہ نہ پا سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ صرف قرآن کی بات اس لئے سننا چاہتے ہیں کہ وہ کوئی اعتراض کی بات ڈھونڈیں لہٰذا ایسے لوگ جو قرآن پاک سے ہدایت پانے کے بجائے اعتراض کی باتیں ڈھونڈتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ایک خفیہ پردہ ڈال دیتے ہیں چونکہ ان کی نظر اور دل میں اللہ تعالیٰ کی کوئی عزت نہیں ہوتی لہٰذا اللہ تعالیٰ بھی اپنی نفرت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور ان کے کان نصیحت سننے سے بند کر دیتے ہیں تا کہ وہ کچھ نہ ہی سمجھیں اللہ تعالیٰ کو بھی ان کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی یہ اللہ تعالیٰ کی چاہت ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے کیونکہ وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن پاک میں کرتے ہیں۔اور جو نبی کریم کی اطاعت کرنے والے ہیں وہ بھی اکیلے اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ذکر کرتے ہیں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے چونکہ محبت نہیں ہے لہٰذا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں یہ صرف لوگ اس لئے کان لگاتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا ذکر ہو کسی کی اطاعت کا ذکر ہو مگر ایسے لوگوں کو قرآن پاک میں ایسا کچھ نہیں ملتا۔لہٰذا پیٹھ پھیر کر نفرت سے بھاگتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر خوش ہوتے ہیں یا قرآن کو سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔رسول ﷺ نے تو قرآن پاک میں صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے۔یعنی توحید بیان کی ہے۔

خواتین وحضرات!

حیرانگی کی بات یہ ہے۔کہ آج بھی جو اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن پاک کے ذریعے کرتے ہیں۔فرقہ پرست یعنی ظالم اس کو جادو زدہ مرتد اور پاگل سمجھتے ہیں۔

سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ 15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی۔تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں۔اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔یا ان پر عذاب آ جائے۔اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تا

کہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آگیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اور ان کے کان بند ہیں او آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں ۔مگر یہ نہیں آتے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری بات کررہے ہیں۔کہ لوگوں کے لیے میں نے قرآن پاک میں ہرقسم کی مثال بیان کردی ہے۔مگر ہمیں قرآن پاک کی سمجھ اس لیے نہیں آتی۔کہ ہم ترجمے کے ذریعے قرآن نہیں سمجھتے۔بلکہ اپنے فرقوں کے عالموں سے سیکھتے ہیں۔جنہوں نے قرآن سے کچھ نہیں سیکھا ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ سے نہیں سیکھا ہوتا۔بلکہ اپنے مفسروں سے سیکھا ہوتا ہے۔ان عالموں کے نزدیک یہ خدا سے بڑا ہوتا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ کی آواز کو نہیں سنا جاتا اور ان مفسروں کو خدا بنالیا جاتا ہے۔اس طرح شرک وجود میں آجاتا ہے۔اور یہ فرقوں کی تعلیم کی وجہ سے کبھی بھی ہدایت حاصل نہیں کرسکتے۔کیونکہ ان لوگوں نے بجائے قرآن سے ہدایت حاصل کرنیکے سب سے پہلے خدا کا فریق رسول کو بنایا۔اور اس میں غور ہی نہیں کیا کہ اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا کیا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی ہدایت یعنی کتاب پر ایمان لانا اطیع اللہ اور اطیع الرسول تھا۔مگر رسول کے لائے ہوئے سچ کا مقابلہ جھوٹ سے کرنیوالوں کو لوگ تو کیا ۔رسول بھی ہدایت نہیں دے سکتے۔اور ان پر عذاب آکر رہتا ہے۔کیونکہ جو قرآن کے سچ کا مقابلہ کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر پردے ڈال دیتا ہے۔اور ان کے کان بند کردیتا ہے۔تاکہ قرآن سمجھ نہ سکیں۔یہ سب کچھ قرآن پاک کی گستاخی کی وجہ سے ہوا۔اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے کی وجہ سے ہوا۔ایسے لوگوں کو رسول ﷺ بھی ہدایت نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔۔

سورۃ شعراء۔آیات 208 تا 212۔پارہ 19

اور ہم نے کبھی ایسی بستی کو ہلاک نہیں کیا۔ جہاں کوئی خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔ جو نہیں نصیحت کرے اور ہم ظالم نہیں ہیں اور اس قرآن پاک کو لے کر شیطان نہیں اترے۔یہ بات تو ان کے لائق ہے اور نہ ہی وہ ایسا کرسکتے ہیں وہ تو اسے سن پانے سے بھی دور رکھے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے کبھی ایسی بستی کو ہلاک نہیں کیا جہاں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔ جو نہیں نصیحت کرے اور اس قرآن پاک کو شیطان لے کر نہیں آئے بلکہ جبرائیل لیکر آئے ہیں۔اور شیطان تو قرآن پاک کو سن نہیں سکتے۔اور ہمارا رویہ قرآن پاک کے ساتھ صرف ثواب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے ہم نے کبھی بھی اسے نصیحت حاصل کرنے کیلئے نہیں کھولا کیا ہم شیطان ہیں جو اس قرآن پاک کو سمجھ نہیں رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ شیطان کے بارے میں کہہ رہیں ہیں کہ شیطان اسے سن پانے سے دور رکھے گئے ہیں کہیں وہ شیطان ہم ہی تو نہیں ہیں۔آپ جانتے ہیں شیطان کیسے کہتے ہیں شیطان نافرمان کو کہتے ہیں کہیں ہم

بھی تو اللہ تعالیٰ کے نافرمان تو نہیں ہیں۔ ہم میں اور شیطان میں کیا فرق ہے۔

سورہ فرقان۔ آیت 25 تا 31۔ پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگاتار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسولؐ گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

خواتین وحضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ایسے تمام لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں۔ ان آیات کو بار بار پڑھیں آپ کو انشاءاللہ سمجھ آ جائے گی۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم نے رسولؐ کا راستہ قرآن پاک اختیار کیا ہوا ہے یا ہم وہ لوگ ہیں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان قیامت والے دن اپنے ہاتھ چبائے گا۔ کہ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ قرآن اختیار کیا ہوتا۔ کاش میں نے فلاں کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو قرآن آنے کے باوجود مجھے اس سے گمراہ کر دیا۔ یعنی اس سے بے خبر کر دیا۔

خواتین وحضرات ۔

ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں اس لیے رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔ کہ ہم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اس طرح ہم رسول ﷺ کے دشمن بن چکے ہیں۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور مدد کو کافی نہیں سمجھا۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور مدد کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر ہم نے اسے چھوڑ رکھا ہے۔

سورۃ مومنون۔ آیات 102 تا 111۔ پارہ نمبر 18

جن کے پلڑے بھاری ہونگے وہ کامیاب ہونگے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہونگے۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جنھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی اور وہ اس میں انتہائی بدشکل ہونگے۔ کیا ایسا نہیں تھا کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتیں تھیں تو تم انہیں جھٹلا دیتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی اور ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔

وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال دے۔ پھر ہم دوبارہ کریں تو بیشک ظالم ہونگے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھ سے دفع ہی رہو۔ اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو بے شک میرے غلاموں کا ایک گروہ تھا۔ جو یہ دعا کرتا تھا۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

تو تم نے ان کا مذاق اُڑایا۔ یہاں تک کہ ان سے ہنسی نے تمہیں میری نصیحت یعنی قرآن بھلا دیا اور تم ان پر ہنستے تھے۔ بیشک آج ان کے صبر کا میں نے یہ

پھل دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو ایمان والے لوگ تھے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے لوگ تھے تو ایسے لوگوں کا مذاق اُڑانے کے مشغلے نے تمہیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا اور تم ان پر ہنستے تھے آج میں نے ان کے صبر کے بدلے میں کامیاب بنادیا ہے یہ حالات فرقہ والوں کے بھی ہیں جب انہیں قرآن پاک سے کوئی بات بتائی جائے تو الٹا اس انسان کا مذاق اُڑانے لگتے ہیں حالانکہ وہ یہ رویہ قرآن پاک کے ساتھ کرتے ہیں اورانہیں اپنا انجام دیکھنے کے لیے یہ آیات بار بار پڑھنی چاہیے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قیامت والے دن ظالم لوگ اپنا قصور مان لیں گے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے۔اوراللہ تعالیٰ کی منت سماجت کریں گے۔ کہ اے اللہ ہمیں ایک دفعہ جہنم سے نکال دے۔ہم دوبارہ ویسا ہی ظلم کریں۔تو پھر ظالم ٹھہرا دینا۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ مجھ سے دفع ہی رہو۔اوراس آگ میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔جب تمھیں میری آیات سنائی جاتی تھی۔تو تم انہیں جھٹلا دیتے تھے وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی۔

خواتین وحضرات

یہ لوگ جہنم میں جھلس رہے ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ میرے ایمان والے غلاموں کا گروہ تھا۔تم اُن پر ہنسا کرتے تھے۔اوراسی ہنسی مذاق نے تمھیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھی بھلا دیا تھا۔ بلاشبہ آج وہی نصیحت والے یعنی قرآن پاک والے لوگ کامیاب ہیں۔

سورہ فاطر۔آیت 37۔ پارہ22

وہ اس میں چلائیں گے۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال۔ تا کہ ہم نیک عمل کریں۔ نہ وہ جو ہم پہلے کرتے تھے۔ کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو حاصل کرسکتا تھا اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا بھی آیا اب عذاب چکھو۔ ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دوزخ میں پڑے ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی فریاد پچھتاوہ دکھایا گیا ہے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں دوزخ سے نکال اب نیک عمل کریں گے پہلے والا کام نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ جواب میں کہے گا کہ کیا تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں نصیحت حاصل کرسکتا تھا اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا بھی آیا

اب عذاب چکھو ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہے۔

سورہ فاطر آیات 38 تا 42 پارہ22

بے شک اللہ تعالیٰ زمین اورآسمانوں کی تمام پوشیدہ باتیں جانتا ہے۔ بے شک وہ سینے کے راز جانتا ہے۔ وہی ہے۔ جس نے تمھیں زمین میں نائب بنایا۔ پھر جو کوئی کفر کرے گا۔ تو اُس کے کفر کا نقصان خود اُٹھائے گا اور کافروں کا کفر ان کے رب پاس ناراضگی بڑھاتا ہے۔ اور کافروں کا کفر صرف نقصان ہی بڑھاتا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ چھوڑ کر پکارتے ہو۔ اور مجھے دکھاؤ وہ کیا ہے۔ جو اُنہوں نے زمین میں سے پیدا کیا ہے۔ یا آسمانوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دے رکھی ہے۔ کہ وہ اس میں واضح دلیل رکھتے ہیں۔ بلکہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹے وعدے دیتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کو تھامے ہوئے ہے۔ کہ وہ کہیں دونوں اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں اوراگر وہ دونوں ٹل جائیں۔ تو اس کے سوا کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ یقیناً تحمل والا بخشنے والا ہے۔ اوراُنہوں نے بڑی پکی قسمیں کھائیں۔ کہ اگر اُن کے پاس کوئی خبردار کرنے والا آیا۔ تو سب قوموں میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے۔ پھر جب ان کے پاس ایک خبردار کرنے والا آیا تو اس سے ان کی بیزاری بڑھ گئی۔

خواتین وحضرات

ان ایات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے وہ کہتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو شریک سمجھ کر پکارتے ہو۔ اُس نے زمین آسمان میں کیا پیدا کیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی کسی کتاب میں واضح دلیل پاتے ہیں۔ بلکہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹے وعدے دیتے ہیں۔

خواتین وحضرات

پھر اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کا رویہ دکھاتے ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ کہا کہ اگر ان کے پاس کوئی خبردار کرنے والا آیا تو وہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے۔ مگر جب رسول اللہ کا پیغام لے کر خبردار کرنے والا بن کر آیا۔ تو انہوں نے قبول نہ کیا۔

خواتین وحضرات۔

یہ حال ہم لوگوں کا بھی ہے۔ ہم نے رسول کے زریعے خبردار ہونے والی چیز قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کی اور فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

سورہ سبا آیات 31 تا 33 پارہ نمبر 22

اور کافر کہتے ہیں۔ کہ ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے۔ اور نہ اُن پر۔ جو اس سے پہلے موجود ہیں۔ کاش آپ ظالموں کو دیکھیں۔ جب وہ پروردگار کے حضور کھڑے ہو نگے۔ اور ایک دوسرے کی بات کا جواب دیں گے۔ جو لوگ کم زور سمجھے جاتے تھے۔ وہ بڑا بننے والوں سے کہیں گے۔ کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔ اور جو بڑا بنتے تھے۔ وہ کمزور لوگوں سے کہیں گے۔ کہ جب تمھارے پاس ہدایت آ گئی تھی۔ تو کیا ہم نے تمھیں اُس سے روکا تھا۔ بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔ اور جو کمزور سمجھتے جاتے تھے۔ وہ بڑا بننے والوں سے کہیں گے۔ بلکہ یہ تو تمھاری شب وروز کی چالیں تھیں۔ جب تم ہمیں حکم دیتے تھے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کفر کریں اور اُس کے شریک بنائیں پھر جب وہ عذاب دیکھیں گے۔ تو اپنی شرمندگی کو چھپائیں گے۔ اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ انہیں ایسا ہی بدلا دیا جائے گا۔ جیسے وہ کام کرتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی گفتگو بیان کرر ہے ہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گے۔ اور قرآن کی نافرمانی کا الزام ایک دوسرے پر لگائیں گے۔ اُنکے بڑے سمجھے جانے والے کمزورں سے کہیں گے۔ کہ جب تمھارے پاس ہدایت یعنی قرآن آ گیا تھا۔ تو کیا ہم نے تمھیں اس سے روکا تھا۔

خواتین وحضرات

یہی گفتگو قیامت والے دن ہمارے فرقے والے ہمارے ساتھ کریں گے۔ کہ کیا ہم نے تمھیں قرآن سے روکا تھا۔ حلانکہ اب وہ بات بات پر روڑے اٹکاتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کے گلے میں طوق ڈال دیں گے۔ تاکہ ان کی گردن اکڑی رہے۔ جیسے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ رویہ تھا وہی اللہ تعالیٰ انہیں بنا دیں گے۔ جیسے کرنا ویسے بھرنا۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ متکبرانہ رویہ ان کا قرآن کے ساتھ تھا۔

سورہ سبا آیات 42 تا 44 پارہ نمبر 22

آج تم میں سے کوئی بھی دوسرے کے نفع ونقصان کے کچھ بھی مالک نہیں ہو۔ اور ظالموں سے ہم کہیں گے۔ کہ اس آگ کا مزہ چکھو۔ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ یہ آدمی تو ایسا ہے۔ جو یہ چاہتا ہے۔ کہ تمہیں ان سے روک دے جن کی تمھارے باپ دادا غلامی کرتے تھے وہ کہتے ہیں یہ قرآن تو جھوٹ ہی گھڑا ہے۔ حالانکہ ہم نے نہ کوئی کتاب دی تھی۔ جیسے وہ پڑ ھتے ہوں۔ اور نہ ہی آپ ﷺ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا ان کے پاس بھیجا تھا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ظالموں کی بات کرر ہے ہیں۔ یعنی فرقہ پرستوں کی بات کرر ہے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں جن لوگوں نے قرآن کی بات کو سچ نہیں نہیں سمجھا ہوگا۔ اُس ظلم کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ آج بھی لوگ اپنے باپ دادا کے فرقوں پر قائم ہیں۔ اور قرآن کی بات کو نہیں مانتے۔ ہم میں اور اُن ظالموں میں کیا فرق ہے۔

سورہ فاطر آیات 29 تا 33 پارہ 22

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔ وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تاکہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کا پورا اجر دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے۔ بے شک وہ معاف کرنے والا قدردان ہے جو

کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہی سچ ہے۔ جو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں سے باخبر دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے اُن لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے غلاموں میں سے چن لیا۔ پھر اُن میں سے کوئی اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہے ان میں سے کوئی متوسط ہیں ۔کوئی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ظالم اُسے کہا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا وارث بنایا مگر وہ وارث نہ بنے بلکہ مخالفت پر اُتر آئے اور نافرمان بن گئے ۔ یہ ظالم لوگ ہیں ۔یعنی فرقہ پرست لوگ

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن دیا اور ہمیں دنیا بھر کے لوگوں میں سے چن لیا ہم قرآن کے وارث ہیں۔ مگر اس کے ساتھ سلوک ظالموں والا ہے۔ کیونکہ ہم نے قرآن پاک کی بات نہ مان کر فرقے بنا لیے ہیں۔ اور قرآن پاک کی الف ،ب بھی نہیں جانتے۔

سورہ جمعہ آیت 4 پارہ 28

آسمانوں اور زمین میں موجود تمام مخلوق اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ جو بادشاہ ہے مقدس ہے۔ زبردست ہے دانا ہے۔ وہی تو ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ ان کو پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر چہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں پڑے تھے۔

اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان سے آنہیں ملے۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے۔ دیتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا تھا پھر انہوں نے اس کی زمہ داری نہ اُٹھائی۔ ان کی مثال اُس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اُٹھائے ہوئے ہو اس سے بھی بُری مثال ان لوگوں کی ہے۔ جنہوں نے اس کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ہماری بات کر رہے ہیں۔ جو ظالم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اور فرقے بنا رکھے ہیں۔ اور ہم لوگوں نے فرقوں کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہے اور ہماری مثال اس گدھے سے بھی بُری ہے جس پر کتابیں لادی گی ہوں۔ اب گدھے کے اوپر کتابیں پڑی ہوں کیا اس سے گدھے کے پاس علم آجائے گا۔ ہم جس طرح قرآن پاک عربی میں پڑھ رہے ہیں۔ اور تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی اس کو سمجھ نہیں رہے۔ ہماری مثال حضرت موسیٰ کی قوم سے بھی بُری ہے۔ وہ لوگ تورات کا بوجھ نہ اُٹھا سکے۔ یہ حال ہمارا ہے ہم نے اپنا قرآن عالموں اور مفسروں کے حوالے کر دیا ہے وہ جو غلط ملط مطلب بتا دیتے ہیں اسی کو سچ مان لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہیں دیتا۔ ہم ظالم بن چکے ہیں۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ ان کو پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر چہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں پڑے تھے۔

اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان سے آنہیں ملے۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے۔ دیتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے ہمیں گمراہی سے نکالا۔ یعنی پاک کیا۔ یعنی ہماری اصلاح کی۔ اور ہمیں قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی۔ اور ہمن گمراہی سے اس طرح نکالا۔ اب وہ لوگ جو رسول ﷺ کے زمانے کے ہوں یا ہم ہوں یا قیامت تک آنے والے ہوں۔ وہ اس قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلیں گے۔ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

سورہ ابراہیم ۔آیت 44۔ پارہ 13

اور ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو وہ لوگ جو ظالم ہیں کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کر لیں اور رسولوں کی اطاعت کریں کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے کہ تمہارے لیے کوئی زوال نہیں ہے اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ظالموں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے جو عذاب کے وقت کہیں گے۔ کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی دعوت قبول کرنا ہے۔ تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے یعنی رسول ﷺ کی دعوت قبول نہیں کرتے۔ اس لیے ان پر جب عذاب آئیگا۔ توان کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی آئیگا۔ کیونکہ ہم نے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کے بجائے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے بجائے فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔ عذاب کے وقت فرقہپرست کہیں گے۔ کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔ رسول کی اطاعت کا مطلب یعنی پیغام پہچانے والے کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک قبول کرنا ہے۔ تمام رسولوں کی اطاعت کا مطب اللہ تعالیٰ کی کتابوں کو قبول کرنا ہے۔

اسی طرح کی ایک اور آیات ہے۔

سورہ ص آیات 86 تا 88 پارہ 23

آپ کہہ دیجیے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کررہا ہوں۔ یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کررہا ہوں۔ یہ قرآن تو تمام دنیاوالوں کے لئے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

سورہ یونس۔ آیات 35 تا 40۔ پارہ نمبر 11

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے آپ ﷺ کہیئے اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ ان میں اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آسکتا بلا شبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کررہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی یہ قرآن بنالیا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ تو تم بھی ایسی کوئی سورت بنالاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو چاہتے ہو بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا ہے۔ جس کا احاطہ انہوں نے نہیں کیا۔ جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔ اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کیا انجام ہوا ظلم کرنے والوں کا اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کو سچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کی اطاعت کرتے ہو کیا وہ سچ کی طرف ہدایت کرسکتے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔ کیونکہ قرآن پاک کو چھوڑ کر ہم جب کسی دوسری چیز کی اطاعت کرتے ہیں تو اس میں گمان آجاتا ہے شاید یہ ٹھیک نہ ہو مگر قرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اور شاید وائد اکا کوئی چکر نہیں ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ہم جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ نہ بتائے تو یہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔ یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بنا سکے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے خود بنالیا ہے اگر یہ لوگ نبی ﷺ پر الزام لگاتے ہیں تو ایسی ہی ایک سورت بنالیں اور دنیا بھر سے مدد

بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ نا ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو یہ قرآن کو جھٹلا دیتے ہیں۔ پہلے بھی تو لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا نہ ہی اپنی خواہش نفس کے مطابق سیکھنا ہے بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بار بار غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیا بتانا چاہتے ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک پر ایمان نہ لانے والے کو فسادی کہا گیا ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلاتے ہیں لوگوں کو سمیٹتے نہیں ہیں بلکہ انتشار پیدا کرتے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اپنی مادری زبان اور تعلیم کی کتنی سخت ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کیا شرح ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں تعلیم سو فیصد ہونی چاہیئے تا کہ اس قرآن کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے رابطہ میں رہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہو جائے اور ایمان والا بن جائے۔

رسولوں کو بھی اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ ضحیٰ آیت نمبر 7 میں کہتے ہیں۔ کہ ہم نے تمھیں بے خبر پایا تو ہدایت دی۔

خواتین وحضرات

یہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ یعنی اپنی کتاب دی۔ یعنی اپنا راستہ دکھایا۔ رسولوں کو بھی راستہ دکھانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ یہ راستہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے ذریعے دکھاتا ہے۔

سورہ انعام آیات 154 تا 157 پارہ 8

پھر ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی۔ جو احسان کرنے والوں کے لیے مکمل تھی۔ اور اُس میں ہر بات کی تفصیل تھی۔ اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے۔ بڑی بابرکت ہے۔ لہذا اس کی اطاعت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ س سے ڈرتے رہو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ بیشک یہ کتاب اس لیے نازل کی گئی ہے۔ تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو۔ کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں [یہود اور نصاریٰ] پر ہی نازل کی گئی تھی۔ اور ہم تو اُن کے پڑھنے سے بے خبر تھے۔ یا یہ کہنے لگو۔ کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی۔ تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ تو اب تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے۔ پھر اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے۔ اور اُن سے منہ موڑے۔ جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں۔ انہیں ہم ان کے اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔ اس لیے کہ وہ ہماری آیات سے منہ موڑتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور اُن سے منہ موڑتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑتے تھے۔

خواتین وحضرات

جس طرح تورات ایک مکمل کتاب تھی اسی طرح قرآن پاک بھی ایک مکمل کتاب ہے اور قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے اب کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا کہ اگر ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب ہوتی تو ہم بہت ہدایت یافتہ ہوتے یا کہتے کہ ہمیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کیا لکھا ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اب تمھارے سارے بہانے ختم۔

اللہ تعالیٰ کی طرف اضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے۔اب جو اس سے منہ موڑے گا وہ سب سے بڑا ظالم ہو گا۔انہیں اس عمل کی بہت بُری سزا مل کر رہے گی۔

خواتین وحضرات

واضح دلیل ، ہدایت اور رحمت قرآن پاک کو کہتے ہیں اور یہ قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔۔۔۔۔

سورہ اعراف آیات 2 تا 8 پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے۔جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اس سے آپ کے دل میں تنگی نہیں ہونی چاہیے۔آپ ﷺ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں۔اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت کا کام دے۔جو تمھارے رب کیطرف سے تمھاری طرف نازل ہوا ہے اس کی اطاعت کرو۔اور اس کے علاوہ دوسرے ولیوں کی اطاعت کی نہ کرو۔اور تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔اور کتنی ہی بستیاں جن کو ہم نے ہلاک کیا ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔پھر اُن کا کہنا تھا جب ان پر عذاب آیا کہ بیشک ہم ہی ظالم تھے۔پھر ان لوگوں سے بھی ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے۔اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر ہم اُن کو اپنے علم سے بیان کریں گے اور ہم غائب تو نہیں تھے۔اور وزن ہو گا۔اُس دن سچائی کے ساتھ۔پھر جن کے ترازو بھاری ہونگے۔وہی کامیاب ہونگے۔اور جن کے ترازو ہلکے ہوں گے۔پھر وہی ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں رکھا کیونکہ وہ ہماری آیات سے ظلم کرتے تھے۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے ترازو ہلکے ہوں گے۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ ظلم کیا تھا۔عذاب کے وقت یہ اپنا قصور مان لیں گے ۔کہ وہ ظالم تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔اپنے فرقوں کی اطاعت کرنے والے تھے غلامی کرنے والے تھے۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہو گا۔جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تو اسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔اور جو سچ لے کر آیا۔اور جنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔تا کہ اللہ تعالی ان کے برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے۔اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالی جس کو گمراہ کر دے۔اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور جس کو اللہ تعالی ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ پرہیزگار اور ظالم یعنی کافر یعنی فرقہ پرست کو دکھا رہے ہیں ۔

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیزگار ہے۔اللہ تعالی اس کے اعمال کو نیک اعمال کہہ رہے ہیں۔اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام کیئے۔اللہ تعالی معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہو گا۔جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تو اسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔

سورہ توبہ آیت 23 پارہ 10

اے ایمان والو۔اگر تمھارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں۔تو انہیں اپنا دوست نہ بناؤ۔تو جو اُن سے دوستی رکھے گا۔تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو ایمان کے مقابلے میں کفر یعنی فرقہ پرستی کو قبول کرے۔تو چاہے وہ تمھارے باپ ہو یا بھائی ہو ان کو دوست مت بناؤ۔یعنی جو فرقہ بنائے۔اس کے بارے میں حکم دیا جا رہا ہے۔جبکہ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں

۔اور جو فرقہ پرستوں کو دوست بنائے گا۔ وہ ظالم ہے۔ ظالم کا مطلب بھی قرآن پاک مطابق نافرمان ہے۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں ظالم کسے کہتے ہیں۔ جو فرقہ بنائے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو اس کو دوست بنائے گا۔ وہ ظالم ہے۔ یعنی وہ بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ یعنی کافر ہے۔ کیونکہ وہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوستی سے منع کر رہا ہے۔ جو نافرمانی کرے گا۔ تو ظلم کرے گا۔

سورہ یونس آیت 54 پارہ 11

اور ہر وہ انسان جس نے ظلم کیا اگر اُس کے پاس زمین بھر کی چیزیں ہوں جو بطور فدیہ دینا چاہیں گے۔ اور جب وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھیں گے۔ تو پشیمانی کو چھپائیں گے۔ اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ظالم وہ انسان ہے. جو خود اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔ ظالم کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔ یعنی کافر یعنی فرقہ پرست۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہر وہ انسان جس نے ظلم کیا اگر اُس کے پاس زمین بھر کی چیزیں ہوں جو بطور فدیہ دینا چاہیں گے۔ اور جب وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھیں گے۔ تو پشیمانی کو چھپائیں گے۔ اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

سورہ عنکبوت آیات 67 تا 68 پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے اور جب اُس کے پاس سچ آئے۔ تو اسے جھٹلا دے۔ کیا کافروں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔ اور جو ہمارے لیے کوشش کریں گے۔ تو ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ظالم وہ انسان ہے۔ جو جھوٹ بناتا ہے۔ اور جب قرآن پاک کا سچ اُس کے پاس آتا ہے۔ تو اس کو جھٹلا دیتا ہے۔ تو کیا ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے کے لیے کوشش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے ۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے

سورہ انعام آیات 82 تا 83 پارہ 7

وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اپنے ایمان میں ظلم کی امیزش نہیں کی۔ انہی لوگوں کے لیے امن ہے۔ اور وہی ہدایت پر ہیں۔ اور یہی ہماری دلیل تھی۔ جو ہم نے ابراہیمؑ کو ان کی قوم کے مقابلے پر دی تھی۔ ہم جسے چاہیں اُس کے درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین حضرات

اگر کوئی ایمان والا ہے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔ اور قرآن پاک کے ساتھ نافرمانی کی ملاوٹ نہیں کرتا۔

یعنی پھر اس قرآن پاک کے ساتھ کسی فرقے کی اطاعت نہیں کرتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں مانا۔ یعنی اپنے ایمان میں ظلم کی امیزش نہیں کی۔ انہی لوگوں کے لیے امن ہے۔ اور وہی ہدایت پر ہیں۔ اور یہی ہماری دلیل تھی۔ جو ہم نے ابراہیمؑ کو ان کی قوم کے مقابلے پر دی تھی۔ ہم جسے چاہیں اُس کے درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا علم والا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ نام نہاد مفسروں کی غلامی مشرک بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں ابراہیمؑ کی دلیل میں قرآن پاک سے غور کرتے ہیں۔ تاکہ ہمیں ان آیات کی اچھی طرح سمجھ آجائے۔

سورہ ذخرف۔ آیت 26 تا 28۔ پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں

سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرزعمل دکھایا گیا ہے۔اوروہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں

سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اورابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں

سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرزعمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنیوالے ہوں گے۔ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری ہدایت ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرزعمل بھی تھا۔کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے ولے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اُمید ہے کہ آپ کو سمجھ آ گئی ہوگی۔کہ ظلم کی امیزش کسے کہتے ہیں۔یعنی شرک کی امیزش یہ ہے۔کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی فرقے یا نام نہاد مفسر کی اطاعت کریں یا کسی اور کی اطاعت کریں۔تو یہ ایمان میں ظلم کی امیزش ہوگی۔یعنی ایمان میں ظلم ملالیا۔ہمیں پورے قرآن پاک میں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا گیا۔جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی شخصیت کو نمونے کے طور پر پیش کیا ہے۔اسی طرزعمل کی اطاعت کرنے والے رسول ﷺ بھی تھے۔اس کی مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں اسوہ حسنہ کسے کہتے ہیں۔

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔بیشک اس طرح میں گمراہ یعنی بے خبر ہو جاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجیے۔اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنیوالے ظالموں یعنی کافروں یعنی فرقہ بنانے والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نبیؐ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبیؐ کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک چھوڑ کر اپنے فرقوں کی غلامی اختیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کر دیتا۔

سورہ سجدہ آیات 18 تا 22 پارہ 21

تو کیا جو مومن ہے۔وہ اُس کے برابر ہے ۔جو نافرمان ہے۔وہ برابر نہیں ہو سکتے۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے جنتیں ہیں۔یہ ان کے اعمال

کے بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔اور جولوگ نافرمان ہیں۔ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔اوران سے کہا جائے گا۔کہ عذاب کا مزہ چکھو۔جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔اورہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں ۔اوراُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کواُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔اوروہ اُن سے منہ پھیر لے۔بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کررہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں اورایمان والوں کا مقابلہ کروایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ دونوں برابرنہیں ہوسکتے۔وہ لوگ جوایمان لائے یعنی جوقرآن پاک کوسچ مانتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔ان کے عمل صالح ہیں۔ان کے لیے جنتیں ہیں۔یہ ان کے اعمال کے بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔اور جوظالم ہیں یعنی نافرمان ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔جواللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔وہ دوبارہ لوٹادیے جائیں گے۔اور ان سے کہاجائے گا۔کہ عذاب کا مزہ چکھو۔جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔اورہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں ۔اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کواُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔اوروہ اُن سے منہ پھیر لے۔بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کررہیں گے۔

سورہ القصص آیت 59 پارہ 20

اورآپ کارب کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا۔یہاں تک کہ کسی مرکزی بستی میں رسول نہ بھیج لے۔جوانہیں ہماری آیات پڑھ کرنہ سنائے۔ہم صرف ایسی بستی کو ہلاک کرتے ہیں۔جس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ ہم اس وقت تک کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتے۔جب تک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں۔جوانہیں میری آیات پڑھ کرسناتا ہے۔پھروہی ہلاک ہوتے ہیں۔جوظالم ہوتے ہیں یعنی جواللہ کی آیات کے نافرمان ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ہمارے رسول ﷺ تو آ چکے۔ہم تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچا چکے۔ہمارا سلوک کیسا ہے۔ہلاک ہونے کے قابل ہیں۔کیونکہ ہم بھی ظالم ہیں۔ہم بھی نافرمان ہیں۔زرا قرآن پاک ک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔کس طرح بغیر سمجھے پڑھتے ہیں۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے ساتھ یہ رویہ کرکے کس منہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے سامنے جائیں گے۔

سورہ ابرہیم آیات 42 تا 44 پارہ 13

ظالم اللہ تعالیٰ کو بے خبر خیال نہ کریں۔اس سے جووہ کرتے ہیں۔وہ توان کومہلت دیتا ہے۔اُس دن تک جس میں ان کی آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی۔ اوروہ اپنے سراُٹھائے دوڑے جارہے ہونگے۔ان کی نظریں ان کی طرف نہ لوٹ سکیں گی اوران کے دل اُڑے جارہے ہونگے۔اورلوگوں کواس دن سے ڈراؤ۔جب ان پرعذاب آئے گا۔تو وہ جوظالم تھے تو وہ کہیں گے۔اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی مدت کے لیے مہلت دے دے۔کہ ہم تیری دعوت قبول کریں۔اوررسولوں کی اطاعت کریں۔کیاتم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے۔کہ تمھارے لیے کوئی زوال نہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ظالموں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے جوعذاب کے وقت کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اوررسولوں کی اطاعت کریں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کے پیغام کی دعوت قبول کرنا ہے۔تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے پیغام کوقبول نہیں کرتے یعنی رسول ﷺ کی دعوت قبول نہیں کرتے۔اس لیے ان پرجب عذاب آئیگا۔ توان کے ساتھ ساتھ ہم پربھی آئیگا۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک کومضبوطی سے پکڑنے کے بجائے فرقوں کومضبوطی سے پکڑلیا ۔اوررسول ﷺ کی اطاعت کے بجائے فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔ عذاب کے وقت فرقہ پرست

کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔رسول کی اطاعت کا مطلب یعنی پیغام پہچانے والے کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک قبول کرنا ہے۔

احاطہ کتاب

آج آپ نے میری کتاب میں ایک ظالم انسان کو دیکھا۔صرف اتنا غور کرنا ہے۔کہ کہیں یہ انسان ہم تو نہیں ہیں۔اور اسی لیے بھی قرآن پاک کا علم حاصل کرنا ضروری ہے ۔تاکہ ہم جان لیں کہ کہیں ہمارا شمار ظالموں میں تو نہیں ہے۔تاکہ ہم اپنی اصلاح کرسکیں۔

کیونکہ جب آپ نے ڈاکٹر بننا ہوتا ہے۔تو کتنی محنت کرتے ہیں۔ جب آپ نے انجینئر بننا ہوتا ہے۔تو کتنی محنت کرتے ہیں۔جب آپ نے ایک ٹیچر بننا ہوتا ہے۔تو کتنی محنت کرتے ہیں۔مگر جب آپ نے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ بننا ہوگا۔اور آپ نے رسول ﷺ کے لیے اپنی گواہی کو مقبول بنانا ہوگا۔اس کی قبولیت کی ایک شرط ہے کہ آپ کے پاس قرآن پاک کا علم ہو۔اور اس لیے بھی قرآن پاک کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔تاکہ ہماری گواہی مقبولیت کا درجہ پا سکے۔

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے۔جبکہ فرقہ بنانے والے نام نہاد مفسر کے پاس تو قرآن پاک کا ذرا سا بھی علم نہیں ہے۔اُن کی گواہی بھی رسول ﷺ کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔کیونکہ جب اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے قرآن پاک کے سچے کلام کے ذریعے مسلم بننے کا طریقہ سکھایا۔تو نام نہاد مفسروں نے تو اسے قبول ہی نہ کیا۔اسے رد کر دیا۔اور اس طریقے پر مسلمان بنے ہی نہیں۔اسلام لائے ہی نہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی مخالفت پر اُتر آئے۔اور فرقے بنا لیے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔

حواریوں کے اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔کیا ہم اس طریقے سے واقف ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تاکہ میں حلال کروں تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو ۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا۔

۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں ۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں ۔کہ ہم مسلم ہیں ۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

اسلام لانے کا طریقہ نوٹ کریں ۔اس طرح رسول ﷺ اسلام لائے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو اسلام لانے کا طریقہ سکھایا۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کا طریقہ جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو مسلم ہیں یعنی اسی کے فرمابردار ہیں ۔پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی ۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح ایمان نہ لائیں یعنی پھر جائیں تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے ۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے ۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا ۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے ۔اور وہ مشرک نہ تھے ۔یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں ۔کہ مفسر اور فرقے بنانے والے کافر ہیں۔

سورۃ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے ۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے ۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں ۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔ وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمدؐ کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔ یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ یعنی نافرمان بن گئے۔ جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔ فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔ نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔ اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔ کہ مجھ سے ڈرنا۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔ نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔ نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 102 تا 103۔ پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان یعنی فرمابردار ہی رہنا اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمت یعنی قرآن پاک دیا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمھارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو بچالیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مسلمان یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دے رہیں ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے اور فرقہ نہ بنایا جائے پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کرر ہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت دی نعمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے نبیؐ کے زمانے میں فرقوں کی بہتات اور لڑائی کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نعمت یعنی قرآن پاک نازل کیا جس کی وجہ سے جنگ وجدل کی کیفیت ختم ہوگئی سب لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے حالانکہ قرآن پاک آنے سے پہلے وہ آگ کے کنارے اس طرح تھے جس طرح آج ہم ہیں۔قرآن پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچالیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی بات وضاحت سے بیان کرتا ہے آج بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہمارا ملک آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہے اس طرح جب قرآن آیا تھا۔تو لوگ فساداور جنگ وجدل کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اسی طرح جس طرح آج ہم فرقہ واریت کی جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔

اور سب صراط المستقیم کی تلاش میں فرقوں سے چمٹے ہوئے ہیں حالانکہ یہ قرآن صراط مستقیم ہے اگر ہم آج اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لائے ہوئے سچ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو ہم آگ میں گرنے سے بچ جائیں گے پھر سے بھائی بھائی بن جائیں گے۔اگر ہم نے قرآن کو مضبوطی سے نہ پکڑا اور فرقوں پر ہی ہے تو ہم نے آگ میں گرنا ہی ہے اور قیامت والے دن بھی ہمارا منہ کالا ہوگا۔آئیں آج سے ہم فرقہ واریت سے توبہ کریں کفر سے توبہ کریں تاکہ جب ہم قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوں تو ہمارا منہ سفید ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں اور ہمیشہ رحمت میں رہینگے رحمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اور قرآن پاک کو بار بار رحمت کہا گیا ہے۔اگر ہم نے آج قرآن پاک کو رحمت سمجھ کر اس کی ہدایت پر عمل کیا تو یہ قرآن پاک آج بھی ہمارے لیے رحمت ہے اور کل بھی اللہ کے حضور رحمت ہوگا اور ہمارا منہ اس کی رحمت کی وجہ سے سفید ہوگا۔آئیں قرآن پاک کو مضبوطی سے تھام لیں کہ یہ کالا رنگ سفید رنگ میں تبدیل ہوجائے انشاءاللہ تعالیٰ۔

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کرکے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کرلی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک بتاتا ہے۔

سورہ انفال آیات 52 تا 55 پارہ 10

ان لوگوں کا حال بھی فرعون کی قوم کی طرح ہے۔اور ان لوگوں کی طرح ہے۔جو ان سے پہلے تھے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کی۔تو اللہ تعالیٰ یقیناً بڑا طاقت ور سخت عذاب دینے والا ہے۔یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اسنے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ہرگز نہیں بدلتا۔جب تک کہ وہ قوم اپنے دلوں کو نہ بدل دیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔اور ان لوگوں کا حال فرعون کی قوم کی طرح ہے۔کہ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے غرق کردیا۔اور وہ سب ظالم تھے۔بے شک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔جنہوں نے نافرمانی کی۔بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ظالم وہ سب نافرمان ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ چاہے وہ ہم ہوں یا فرعون کی قوم ہو۔ ہم سب ظالم ہیں۔ فرعون کی قوم ہیں۔ وہ بدترین جانور ہیں۔ جو کبھی ایمان نہیں لاتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں سمجھتے۔ اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات۔

کیا نام نہاد مفسر مسلم تھے۔ کیونکہ وہ تو اسلام ہی نہیں لائے۔ وہ تو مسلم ہی نہیں تھے۔ وہ تو فرعون کی قسم کے لوگ تھے۔ اگر ہم نے ان نام نہاد مفسروں کی اطاعت کی تو ہمارا بھی وہ حشر ہوگا جو فرعون کی قوم کا ہوا تھا۔ جس طرح فرعون خود تو ڈوبا تھا۔ ساتھ میں اپنی قوم کو بھی لے ڈوبا۔ فرعون نے تو مرتے وقت ایمان لانے کی خواہش کی تھی۔ مگر نام نہاد مفسروں نے تو مرتے وقت خواہش بھی نہ کی۔ اور اپنے اپنے فرقوں پر ہی جان دے ڈالی۔ بلکہ اپنے پیچھے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کے لیے فرقہ بھی چھوڑ گئے۔

خواتین وحضرات۔

مسلم یا دین اسلام کو اچھی طرح دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ مسلم یا دین اسلام کسے کہتے ہیں۔

سورہ ال عمران آیت 10 پارہ 3

ان لوگوں کی حالت بھی فرعوں کی طرح ہے۔ اور اُن لوگوں کی طرح ہے جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ تو شدید عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔ جیسا کہ نام نہاد مفسروں نے جھٹلایا ہے تو یہ وہی کام ہے۔ جو فرعون نے کیا تھا اور ان سے پہلے لوگوں نے کیا تھا۔ ہم میں اور اُن میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ نہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے اور نہ ہم بچیں گے۔